امام یحییٰ بن سعید القطانؒ

(۱۲۰ھ — ۱۹۸ھ)

عبدالرشید عراقی

امام یحییٰ بن سعید القطان کا شمار ممتاز تبع تابعین میں ہوتا ہے۔ ان کا تعلق بھی غلام خاندان سے تھا۔ ان کا آبائی وطن بصرہ تھا اور وہیں ۱۲۰ھ میں پیدا ہوئے۔[۱]

علم و فضل کے اعتبار سے زمرہ تبع تابعین کے گوہر شب چراغ تھے۔ تمام علومِ اسلامیہ میں ان کو ید طولیٰ حاصل تھا۔ حدیث اور فقہ میں ان کے جامع الکمالات ہونے کا اعتراف علمائے سیر و تاریخ نے کیا ہے۔ حدیث میں ان کا مرتبہ و مقام بہت بلند تھا۔ اہل عراق میں انہی کے دم سے حدیث کا چرچا ہوا۔[۲]

امام صاحب کو حدیث نبوی ﷺ سے بہت زیادہ شغف تھا، لیکن اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے انہیں ذوقِ تنقید اتنا صحیح دیا تھا کہ صحیح و سقیم حدیثوں میں فوراً امتیاز کر لیتے تھے۔ امام ابن المدینی فرماتے ہیں:

> ''ہمارے معاصرین میں تین شخص ایسے ہیں جنہوں نے علم حدیث کی طرف توجہ کی اور زندگی بھر حدیث سے تعلق رکھا اور وہ ہیں یحییٰ بن سعید القطان، سفیان بن حبیب اور یزید بن زریع''۔[۳]

امام احمد بن حنبل نے ان کے علمی تبحر اور جلالت شان کا اعتراف کیا ہے۔ خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں امام احمد کا یہ قول نقل کیا ہے کہ:

> ''میری آنکھوں نے یحییٰ بن سعید جیسا عالم نہیں دیکھا''۔[۴]

حافظ ابن حجر نے امام نووی کا یہ قول نقل کیا ہے کہ:

> ''امام یحییٰ بن سعید القطان کے علم و فضل، امامت و جلالت اور صلاح و تقویٰ پر سب علماء کا اتفاق ہے۔ ان کے علم و فضل کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ

جب کسی مسئلہ میں ائمہ حدیث کے درمیان اختلاف ہوتا تھا تو یہ حکم مقرر ہوتے تھے''۔ (۵)

علمائے کرام کا اس پر اتفاق ہے کہ

''امام یحیٰ بن سعید القطان حدیث میں ثقہ وثابت تھے''۔

اساتذہ

امام یحیٰ بن سعید نے جن نامور محدثین کرام سے اکتسابِ فیض کیا ان کے نام یہ ہیں:

امام مالک بن اَنسؒ ، امام اوزاعی، امام سفیان ثوری، امام یحیٰ بن سعید انصاری، امام ہشام بن عروہ، امام اعمش، امام مسعر بن کدام، امام سفیان بن عیینہ۔ (۶)

تلامذہ

امام یحیٰ بن سعید القطان کے مشہور تلامذہ یہ ہیں:

امام احمد بن حنبل، امام یحیٰ بن معین، امام اسحاق بن راہویہ، امام عبدالرحمٰن بن مہدی، امام ابوبکر بن شیبہ، امام بندار اور امام علی بن المدینی۔ (۷)

جلالت علم

ان کے علمی تبحر، جلالت قدر اور تمام علومِ اسلامیہ میں جامع الکمالات ہونے کا محدثین کرام اور اربابِ سیر نے اعتراف کیا ہے۔

امام بندار نے انہیں ''امام اہل زمانہ'' کا لقب دیا ہے۔

امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی فرماتے ہیں کہ:

''رسول اللہ ﷺ کی حدیث کے اللہ کی طرف سے امانت دار تین بزرگ ہیں، امام مالک، شعبہ، یحیٰ بن سعید القطان۔ (۸)

اللہ تعالیٰ نے اُن کو قوت حافظہ کی غیر معمولی نعمت سے نوازا تھا۔ یوں تو عام ائمہ حدیث کو بھی اللہ تعالیٰ نے اس نعمت سے سرفراز کیا تھا مگر بعض ائمہ حدیث اس اعتبار سے ضرب المثل تھے۔ ان میں امام یحیٰ بن سعید بھی شامل ہین۔ (۹)

سیرت واخلاق وکردار

امام یحیٰ بن سعید القطان اپنے اخلاق وکردار کے اعتبار سے بلند مرتبہ ومقام کے

حامل تھے۔ عبادت' خشیت الٰہی' زہد و ورع' تقویٰ وطہارت اور امانت و دیانت میں اسلام کی زندہ تصویر تھے۔ امام بندار اُن کے ارشد تلامذہ میں سے تھے۔

حافظ ابن حجر نے ان کا یہ قول تہذیب التہذیب میں نقل کیا ہے:

اختلفتُ الی یحیی بن سعید القطان عشرین سنةً فما اظن انه عصی الله (۱۰)

''میں نے ۲۰ سال یحییٰ بن سعید القطان کی خدمت میں آمد و رفت رکھی۔ میرا گمان ہے کہ اس مدت میں انہوں نے کبھی کوئی ایسا کام نہیں کیا جسے اللہ کی نافرمانی کہا جاسکے''۔

کلامِ الٰہی سے بہت زیادہ شغف تھا۔ لیکن وہ محض قرآن خواں نہیں تھے بلکہ ان پر قرآن کا وہی اثر ہوتا تھا جو قلب مؤمن پر ہونا چاہئے۔ خطیب بغدادی اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں کہ:

ایک دفعہ سورۃ الدخان کی تلاوت شروع کی۔ جب اس آیت پر پہنچے:

﴿اِنَّ یَوْمَ الْفَصْلِ مِیْقَاتُهُمْ اَجْمَعِیْنَ o﴾

''فیصلہ کے دن سب لوگ حاضر ہوں گے''

تو ان پر لرزہ طاری ہو گیا اور بے ہوش ہو گئے۔ (۱۱)

متانت' سنجیدگی' قناعت' سادگی اور وضع داری کے پیکر تھے۔

وفات

امام یحییٰ بن سعید نے صفر ۱۹۸ھ میں وفات پائی۔ عمر ۷۸ سال تھی۔ (۱۲)

حواشی

۱) نووی' تہذیب الاسماء' ج ۲' ص ۱۵۴
۲) ابن حجر' تہذیب التہذیب' ج ۱۱' ص ۲۲۰
۳) خطیب بغدادی' تاریخ بغداد' ج ۱۴' ص ۱۴۰
۴) خطیب بغدادی' تاریخ بغداد' ج ۱۴' ص ۱۳۹
۵) ابن حجر' تہذیب التہذیب' ج ۱۱' ص ۲۱۸
۶) نووی' تہذیب الاسماء' ج ۲' ص ۱۵۴
۷) خطیب' تاریخ بغداد' ج ۱۱' ص ۲۱۹
۸) ذہبی' تذکرۃ الحفاظ' ج ۱' ص ۲۷۵
۹) نووی' تہذیب الاسماء' ج ۲' ص ۱۵۵
۱۰) ابن حجر' تہذیب التہذیب' ج ۱۱' ص ۲۱۹
۱۱) خطیب' تاریخ بغداد' ج ۱۱' ص ۲۱۹
۱۲) سعید احمد اکبر آبادی' غلامان اسلام' ص ۲۷۴